مسافرانِ آخرت

ادارہ

حضرت مولانا محمد نافعؒ کی وفات:......ترجمان اہل سنت، مایہ ناز مصنف و محقق، حضرات صحابہ کرامؓ کے سچے عاشق حضرت مولانا محمد نافع صاحب نور اللہ مرقدہ ۳۰ دسمبر ۲۰۱۴ء کو تقریباً ۱۰۰ سال کی طویل عمر پانے کے بعد اس دار فنا سے دار البقا کے مسافر بن گئے۔انا للہ وإنا إلیہ راجعون.

آپ کی پیدائش ۱۳۳۵ھ بمطابق 1915ء قریہ محمدی شریف کے ایک عالم ربانی حضرت مولانا عبد الغفور صاحبؒ کے ہاں ہوئی، اپنے والد مرحوم کے پاس قرآن کریم حفظ کیا، اس کے بعد دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے اور دینی تعلیم دار العلوم محمدی شریف جھنگ اور گجرات میں حاصل کی۔۱۳۶۲ھ میں آپؒ دورہ حدیث کی غرض سے دار العلوم دیوبند تشریف لے گئے اور ۱۳۶۳ھ بمطابق ۱۹۴۳ء میں دار العلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی۔دار العلوم دیوبند میں آپ نے شیخ الادب والفقہ حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ، جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا ابراہیم صاحب بلیاویؒ اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب عثمانیؒ وغیرہ اساطین علم و فضل سے کسب فیض فرمایا۔دار العلوم دیوبند سے فراغت کے بعد اپنے علاقہ میں قائم دار العلوم محمدی شریف میں تدریسی خدمات انجام دینا شروع کی، ۱۹۴۷ء قیام پاکستان کے بعد تنظیم اہل سنت والجماعت سے منسلک ہوئے اور دفاعِ صحابہ اور دشمانِ صحابہ کے رد میں تصنیفی و تحقیقی خدمات انجام دینا شروع کردیں، جو تادم وفات جاری رہیں۔

۳۰ دسمبر ۲۰۱۴ء کو آپ کی وفات ہوئی اور اگلے روز ۳۱ دسمبر ۲۰۱۴ء کو بوقت مغرب جب سال کا آخری سورج دنیا کی نظروں سے روپوش ہو رہا تھا، علم و عمل کا یہ عظیم شہسوار بھی اپنی علمی و تصنیفی خدمات سے دنیا کو ایک صدی منور کرتے ہوئے دنیا کی نظروں سے روپوش ہوگیا۔

حضرت مولانا نور محمد تونسویؒ کا سانحہ ارتحال:......مناظر اسلام، محقق اہل سنت، وکیل احناف حضرت مولانا ابو احمد نور محمد تونسویؒ مورخہ ۱۵ رجنوری ۲۰۱۵ء بمطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بروز جمعرات دن ایک بجے اللہ کو پیارے ہوگئے۔ إناللہ وإنا إلیہ راجعون

آپ ۱۹۴۷ء کو کوٹ قیصرانی، تحصیل تونسہ شریف، ضلع ڈیرہ غازی خان میں جناب احمد بخش بن محمد رمضان کے گھر پیدا ہوئے۔ قیصرانی بلوچ قوم سے تعلق تھا۔اسکول میں مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے اور مختلف اساتذہ کرام سے

درسی کتب پڑھی، دورۂ حدیث ۱۳۹۱ھ کو مخزن العلوم خان پور میں کیا۔ بخاری ثانی حضرت درخواستیؒ اور اول مولانا واحد بخش کوٹ مٹھن والوں کے پاس تھی۔ دورہ کی باقی کتب فاضل دیوبند مولانا ابراہیم تونسویؒ کے پاس پڑھیں، بیعت کا تعلق حضرت مولانا عبداللہ بہلویؒ سے قائم کیا، انھی سے دومرتبہ دورہ تفسیر بھی پڑھا۔ فراغت کے بعد تدریس کا آغاز کیا اور ۱۹۸۹ء کو جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کی بنیاد رکھی۔ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تحقیق وتالیف اور تصنیف بھی آپ کا عمر بھر کا مشغلہ رہا، ہر میدان اور ہر محاذ پر آپ نے مسلک حق کی ترجمانی اور دفاع کا فریضہ ڈنکے کی چوٹ سرانجام دیا۔ آپ کی مطبوعہ تصانیف کی تعداد تیس (۳۰) سے زائد ہے۔

۱۵ رجنوری ۲۰۱۵ء بروز جمعرات دن ایک بجے اہل سنت کا یہ عظیم راہنما مسلک دیوبند کا بے باک ترجمان خالق حقیقی سے جاملا۔

☆......☆......☆

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کا سانحہ ارتحال :......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ، وفاق المدارس کے رہنما شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ، یکم فروری بروز اتوار بمطابق ۱۱ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، 85 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

۱۵ رجون ۱۹۳۴ء میں موضع سلیم پور، تحصیل جگراؤں، ضلع لدھیانہ میں حافظ محمد یوسف مرحوم کے گھر آنکھ کھولی، موضع سلیم پور کے ہی ایک سکول میں آٹھویں تک عصری تعلیم حاصل کی، اسی دوران ہندوستان تقسیم ہوگیا تو آپ والدین کے ساتھ شورکوٹ میں آگئے اور شورکوٹ میں ہی ۱۹۴۹ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا، دینی تعلیم کے لیے سب سے پہلے دارالعلوم ربانیہ (تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد) میں ۱۹۴۹ء میں داخلہ لیا، یہاں آپ دوسال تک زیر تعلیم رہے پھر تین سال مدرسہ اشرف الرشید فیصل آباد میں تعلیم حاصل کرتے رہے، ۱۹۵۵ء میں مدرسہ قاسم العلوم ملتان سے دورہ حدیث کیا، آپ کے نامور اساتذہ میں دارالعلوم دیوبند کے سابق استاذ حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ شامل ہیں صحیح بخاری اور جامع ترمذی مولانا عبدالخالق صاحبؒ سے پڑھیں اور مسلم شریف مولانا مفتی محمود صاحبؒ سے پڑھی۔ فراغت کے بعد ایک سال مدرسہ نعمانیہ کمالیہ میں اور ایک سال مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں تدریس کی پھر اس کے بعد ۱۹۵۷ء سے ۱۹۷۲ء تک دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے، اس کے بعد تاحیات جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمہ اللہ کی وفات کے بعد آپ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا امیر منتخب کیا گیا، اور تاحیات آپ اس منصب جلیل پر فائز رہے۔ آپ کا روحانی تعلق حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری، مولانا عبدالعزیز رائے پوری اور حضرت سید نفیس شاہ صاحب رحمہم اللہ سے رہا، آپ کے دس جلدوں پر مشتمل خطبات اور مختلف درسی تقریریں منظر عام پر آچکی ہیں جو انتہائی وقیع اور لائق استفادہ ہیں۔

ادارہ وفاق ان تمام حضرات اکابر علماء کی وفات پر رنجیدہ اور افسردہ ہے اور لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ باری تعالیٰ سے دست بدست ملتجی ہے کہ باری تعالیٰ اپنا خصوصی فضل وکرم نازل فرما کر ان تمام حضرات کی کامل مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام نصیب فرمائے۔ ان تمام حضرات پر تفصیلی مضامین آئندہ شماروں میں شائع کیے جائیں گے۔ ان شاءاللہ